ہمارے پاس ہے کیا جو کریں فدا تم پر
یہی اک زندگی مستعار رکھتے ہیں

اس پر بھی دنیا ان کو دہشت گرد کہتی ہے فالی اللہ المشتکی

میروالا جتوئی کا دلخراش واقعہ

گزشتہ دنوں میں پاکستان جیسی اسلامی ریاست میں ایک ایسا اندوہناک دلدوز اور جگر پاش واقعہ پیش آیا جسے سن کر نہ صرف ایک مسلمان بلکہ ہر حساس انسان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں کہ جب انسان گھٹیاپن پر اتر آتا ہے تو اس سے ایسی حرکتیں صادر ہوجاتی ہیں جس سے انسانیت لرز جاتی ہے۔

درحقیقت ایسی حرکتیں جاگیردارانہ سوچ کی غماز ہیں جہاں سرداری نظام چل رہا ہو جہاں مزارعے اور وڈیرے اپنے غریب کسانوں اور مزدوروں کو اپنے بھیڑ بکریوں سے بھی کمتر سمجھتے ہوں اور ان کو انسان سمجھنے کے بھی روادار نہ ہوں۔ایک نام نہاد پنچایت نے ایک غریب لڑکی کی جسطرح اجتماعی آبروریزی کا انسانیت سوز فیصلہ سنایا اور اس بیچاری کی سرِ عام عصمت دری کی گئی یہ ایک ایسا جرم ہے جس کی سزا کی لپیٹ میں پورا معاشرہ اور پوری قوم آ سکتی ہے۔ایسا ظلم جس پر اگر زمین کا جگر شق ہو جائے تو کوئی بعید از مکان نہیں اگر آسماں پتھر برسائے تو اسے حق حاصل ہے اور اگر نظامِ عالم تہ و بالا ہو جائے تو عجب نہیں۔کاش اگر یہ ملک جس مقصد کیلئے معرضِ وجود میں آیا تھا یعنی تحریک پاکستان کے وقت یہ دعوے کئے جا رہے تھے کہ اس ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہوگا اسلامی نظام حدود و تعزیرات کا اجراء ہوگا اور یہاں انصاف پر مبنی معاشرہ تشکیل ہوگا۔ مگر ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

۵۴ سال گزرنے کے باوجود ہم ابھی تک اپنی منزل کا تعین نہ کر سکے۔یہی وجہ ہے کہ اس قسم کے دلخراش سانحات اور جگر پاش واقعات رونما ہو رہے ہیں۔جس نے غیر اقوام کے سامنے ہمارا سر شرم سے جھکا دیا ہے۔

ہم حکومت پنجاب اور بالخصوص سپریم کورٹ آف پاکستان سے گزارش کرتے ہیں کہ اس واقعہ فاجعہ کی بھرپور آزادانہ تحقیقات کی جائیں۔اور مجرموں کو کسی رعایت کے بغیر سرعام ایسی سزائیں دی جائیں کہ آئندہ کوئی بھی شخص اس قسم کے رسوائے زمانہ فعل کا تصور نہ رکھے۔